39655 ـ کافر کو اگر تالیف قلب کیلئے زکاۃ دی جائے تو جائز ہے، وگرنہ نہیں

سوال

کیا کافر کو زکاۃ دینی جائز ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

کافر کو زکاۃ دینی جائز نہیں، لیکن اگر وہ تالیف قلب والے لوگوں میں شامل ہوتا ہو تو جائز ہے۔

ابن قدامہ رحمہ اللہ تعالی اپنی کتاب " المغنی " (4 / 106)میں کہتے ہیں:

"کافر کو زکاۃ نہ دینے کے متعلق اہل علم کے کسی اختلاف کا ہمیں علم نہیں ہے۔ جیسے کہ ابن منذر رحمہ اللہ کہتے ہیں: اہل علم میں جس سے بھی ہم نے علم حاصل کیا ہے وہ سب اس پر متفق ہیں کہ ذمی کو زکاۃ کے مال سے کچھ بھی نہیں دیا جائےگا، اور اس لیے بھی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ رضی اللہ تعالی عنہ کو فرمایا تھا:

(انہیں یہ بتانا کہ ان پر زکاۃ واجب ہے جو ان میں سے مالدار افراد سے لیکر ان کے فقراء میں تقسیم کی جائے گی)

تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ زکاۃ صرف کرنے میں مسلمانوں کی تخصیص کی کہ زکاۃ ان (یعنی فقیر مسلمانوں) میں تقسیم کی جائے، جیسا کہ ان مسلمانوں کو خاص کیا کہ کہ مالدارمسلمانوں پر زکاۃ واجب ہے۔ انتہی

چنانچہ اگر کافر تالیف قلب والے افراد میں شامل ہوتا ہو تو اسے زکاۃ دینی جائز ہے۔

اس بارے میں اللہ تعالی کا فرمان ہے:

(إِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِينِ وَالْعَامِلِينَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوبُهُمْ وَفِي الرِّقَابِ وَالْغَارِمِينَ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ وَابْنِ السَّبِيلِ فَرِيضَةً مِّنَ اللَّهِ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ)

ترجمہ: زکاۃ تو صرف فقراء، مساکین، اور اس پر کام کرنے والے، اور تالیف قلب میں، اور غلام آزاد کرانے میں، اور قرض داروں کے لیے، اور اللہ کے راستے میں، اور مسافروں کے لیے ہے، یہ اللہ تعالی کی طرف سے فرض کردہ

ہے، اور اللہ تعالی علم والا اور حکمت والا ہے ۔ التوبۃ /60

لہذا اگر ہمیں امید ہو کہ کافر کو زکاۃ دینے سے وہ مسلمان ہو جائیگا تو اسے زکاۃ دینی جائز ہے۔

دیکھیں: الشرح الممتع (6 / 143 ۔ 145)

ابن قدامہ رحمہ اللہ "المغنی "(4 / 108)میں رقمطراز ہیں:

اگر کافر تالیف قلب والے افراد میں شامل نہ ہو تو کافر کو زکاۃ دینی جائز نہیں۔

اور الموسوعۃ(14/233) میں ہے:

اس کافر کو زکاۃ دی جائیگی جس کے اسلام قبول کرنے کی امید ہو، تا کہ اسے اسلام کی طرف راغب کیا جائے، اور اس کا نفس اسلام کی طرف مائل ہو" مختصراً

اور شیخ ابن باز رحمہ اللہ سے دریافت کیا گیا:

کیا ذمی کو زکاۃ دینا صحیح ہے؟

تو شیخ رحمہ اللہ تعالی کا جواب تھا:

جمہور کے قول کے مطابق زکاۃ ذمی یا دیگر کفار کو نہیں دی جاسکتی، اور یہی صحیح ہے اس کے دلائل میں بہت ساری آیات اور احادیث ہیں کیونکہ زکاۃ فقیر و محتاج مسلمان کی غمخواری اور ان کی ضروریات کو پورا کرنے کیلئے ہوتی ہے، لہذا اسے مسلمان فقراء اور باقی آٹھ مصارف زکاۃ کے مابین ہی تقسیم کرنا واجب ہے، لیکن اگر کافر تالیف قلب والے لوگوں میں شامل ہوتا ہو، کہ اسکی شخصیت اپنے کنبے قبیلے میں با اثر شخصیت ہے تو اسے اسلام کے قریب کرنے کیلئے اور مسلمانوں کو اس کے شر سے محفوظ رکھنے کیلئے زکاۃ دی جاسکتی ہے، اور اسی طرح کسی نو مسلم کو ایمان پر پکا کرنے کیلئے زکاۃ دینی جائز ہے، کفار کو زکاۃ دینے کیلئے علمائے کرام نے دیگر اسباب بھی بیان کئے ہیں جن کی بنا پر زکاۃ دی جاسکتی ہے۔

اس کی دلیل اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

(إِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاء وَالْمَسَاكِينِ وَالْعَامِلِينَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوبُهُمْ وَفِي الرِّقَابِ وَالْغَارِمِينَ وَفِي سَبِيلِ اللّهِ وَابْنِ السَّبِيلِ فَرِيضَةً مِّنَ اللّهِ وَاللّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ)

ترجمہ: زکاۃ تو صرف فقراء، مساکین، اور اس پر کام کرنے والے، اور تالیف قلب میں، اور غلام آزاد کرانے میں، اور

قرض داروں کے لیے، اور اللہ کے راستے میں، اور مسافروں کے لیے ہے، یہ اللہ تعالی کی طرف سے فرض کردہ ہے، اور اللہ تعالی علم والا اور حکمت والا ہے ۔ التوبۃ /60۔

اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا معاذ رضی اللہ تعالی عنہ کو یمن روانہ کرتے وقت یہ فرمانا:

" انہیں اس گواہی کی دعوت دینا کہ : اللہ تعالی کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں، اور میں (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ تعالی کا رسول ہوں، اگر وہ تمہاری اطاعت و فرمانبرداری کر لیں تو پھر انہیں یہ بتانا کہ اللہ تعالی نے ان پر ہر دن اور رات میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں، اگر وہ اس میں تیری اطاعت کرلیں اور بات مان لیں، تو انہیں یہ بتانا کہ اللہ تعالی نے ان پر ان کے مال پر زکاۃ فرض کی ہے جو ان کے مالداروں سے لیکر ان کے فقراء و مساکین پر خرچ کی جائیگی" متفق علیہ

آپ مزید تفصیل دیکھنے کے لیے سوال نمبر (21384) کے جواب کا مطالعہ بھی کریں۔

واللہ اعلم .